گاؤں کی آبادی شہر سے مل جائے، تو مسافر کے لیے شہر میں نماز کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0410 تاریخ:23-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص شہر کے ساتھ موجود ایک گاؤں میں رہتا ہو اور اس گاؤں کی آبادی شہر کی آبادی سے بالکل مل گئی ہو، مکانات وغیرہ سب مل گئے ہوں اور وہ شخص شرعی سفر پر جائے، پھر واپسی میں اپنے گاؤں میں جانے سے پہلے اس شہر میں داخل ہو اور وہاں نماز کا وقت ہو جائے ،تو وہ وہاں مکمل نماز پڑھے گا یا قصر پڑھے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جب اس گاؤں کی آبادی شہر سے ملی ہوئی ہے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں، تو وہ گاؤں شہر کے تابع ہو گیا اور یہ شہر اور گاؤں اب ایک مقام کے حکم میں ہیں۔ اس لیے جب گاؤں کا رہنے والا سفر شرعی سے واپسی پر اس شہر میں داخل ہو گا، تو مسافر نہیں رہے گا، بلکہ قصر کے بغیر مکمل نماز پڑھے گا۔

درر شرح غرر میں ہے:”(فیقصر إن نوی) الإقامة (في أقل منه) أی من نصف شهر (أو فيه) لكن (بموضعين مستقلين) كمكة ومنى فإنه يقصر إذ لا يصير مقيما فأما إذا تبع أحدهما

الآخر بأن كانت القرية قريبة من المصر بحيث تجب الجمعة على ساكنها فإنه يصير مقيما بنية الإقامة فيهما فيتم بدخول أحدهما؛ لأنهما في الحكم كموضع واحد" ترجمہ: لہٰذا مسافر نے اگر آدھے ماہ سے کم رہنے کی نیت کی، تو وہ قصر نماز پڑھے گا یا اگر آدھا ماہ رکنے کی نیت کی، لیکن دو مستقل جگہوں پر رکنے کی نیت ہے، جیسے مکہ اور منیٰ تو اب یہ قصر کرے گا، کیونکہ وہ مقیم نہیں کہلائے گا۔ اور اگر دونوں جگہوں میں سے ایک جگہ دوسری کے تابع ہے، مثلاً: ایک بستی شہر سے اتنی قریب ہے کہ بستی کے لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوتا ہے، تو اب یہ شخص ان دونوں جگہوں پر رکنے کی نیت کرنے سے بھی مقیم ہو جائے گا اور کسی ایک میں بھی داخل ہو گیا، تو پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ یہ دونوں ایک جگہ کے حکم میں ہیں۔

(درر الحکام شرح غرر الأحکام، جلد1، صفحہ 133، دار احیاء الکتب العربیہ)

نہر الفائق میں ہے: "(لا) يتم إذا نوى الإقامة (بمكة ومنى) ونحوهما من مكانين كل منهما أصل بنفسه۔۔۔ بخلاف ما إذا كان أحدهما تبعًا للآخر، كالقرية إذا قربت من المصر بحيث تجب الجمعة على ساكنها، لأنها في حكم المصر" ترجمہ: اگر اس نے مکہ اور منیٰ یا اس طرح کی ایسی دو جگہوں میں پندرہ دن رہنے کی نیت کی کہ ان میں سے ہر ایک فی نفسہٖ مستقل ہے، تو اب یہ شخص پوری نمار نہیں پڑھے گا۔۔۔ بخلاف اس کے کہ اگر ان میں سے ایک جگہ دوسری کے تابع ہو، جیسے ایک بستی جو شہر سے اتنی قریب ہے کہ بستی والوں پر جمعہ واجب ہوتا ہے (تو اس صورت میں یہ پوری نماز پڑھے گا) کیونکہ اب یہ بستی شہر کے حکم میں ہے۔

(النہر الفائق، جلد1، صفحہ 346، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: "أشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض

المصر وھو ما حول المدینة من بیوت و مساکن فإنه فی حکم المصر و کذاالقری المتصلة بالربض فی الصحیح" ترجمہ: علامہ شرنبلالی نے اس طرف اشارہ کیا کہ اقامت کی جگہ کے جو توابع ہیں ان سے باہر ہو جانا بھی شرط ہے، جیسے شہر کے ارد گرد جو گھر و رہائش گاہیں ہوتی ہیں، کیونکہ وہ شہر کے حکم میں ہوتی ہیں، اسی طرح شہر سے ملی ہوئی ان رہائش گاہوں سے ملحقہ بستی بھی صحیح قول کے مطابق (شہر کے حکم میں ہے، تو اس بستی سے باہر ہو جانا بھی شرط ہے)۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 121، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے